کہیں یا تزکیہ نفس یا تقویٰ---- مگر انسانیت کی فلاح اسی پر منحصر ہے۔

کلیار صاحب کے احساسات بہت شدید مگر فطری ہیں' خوش آیند امر یہ ہے کہ خرابی کے ذمہ دار قابض طبقوں کے خلاف' ان کے ہاں کسی طرح کا انتقامی جذبہ مفقود ہے' بلکہ وہ مظلوموں کے ساتھ ظالموں کے لیے بھی دعاگو ہیں: "حضور اکرمؐ کے حکم کے مطابق' یہ صفحات بطور خاص' ظالم بھائیوں کی مدد کے لیے پیش کیے جارہے ہیں" (انتساب کی عبارت)۔ کتاب اچھے معیار طباعت پر شائع ہوئی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

لہو کے چراغ ' ظہور الدین بٹ۔ ناشر: کشمیر انٹرنیشنل' رحمن مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: ۵۲ روپے۔

مقبوضہ کشمیر کی موجودہ صورت حال بھارتی سامراج کے ظالمانہ تسلط اور بہیمیت کا کھلا ثبوت ہے۔ گذشتہ چھ سالوں سے کشمیری نہتے عوام اپنی بقا اور اسلام کی سربلندی کی خاطر جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ یہاں ہر روز نئی کہانیاں جنم لیتی ہیں اور ایثار و قربانی' وطن کی محبت' اور سرفروشی و جانثاری کے حیران کن واقعات دیکھنے میں آتے ہیں۔ عقل ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ یہ جذبہ ہے یا آگ ہے یا جنون یا اقبال کی اصطلاح میں "عشق"۔ تاریخ اسلام ایسے بے شمار چشم کشا واقعات اور ایمان افروز داستانوں سے بھری پڑی ہے جو محض جذبہ عشق کے بل بوتے پر وجود میں آئیں۔ مجاہدوں اور جان نثاروں کے خون کا حق ہے کہ انھیں دنیا کے سامنے پیش کیا جائے ورنہ بقول نسیم حجازی ہمارا انجام بھی کہیں اندلس جیسا نہ ہو۔ "میرے نزدیک اندلس کے مسلمانوں کا المیہ صرف یہ نہیں کہ وہ اپنی سلطنت' اپنی آزادی اور اپنے وطن اور اپنے قومی تشخص سے محروم ہو گئے تھے اور ایک پرشکوہ ماضی سے ان کے سارے رشتے کاٹ دیے گئے تھے' بلکہ ایک عظیم سانحہ یہ بھی ہے کہ ہمیں ان پر انکوی زیشن کے ناقابل بیان مظالم کے تذکرے' جن کے باعث وہ ایک صدی کے عرصے میں اندلس سے نابود ہو گئے تھے' بیشتر یورپ کے عیسائی مورخین کی تصانیف سے ملتے ہیں"۔

اس المیے کے پیش نظر "لہو کے چراغ" جیسی کتب بہت اہم اور قیمتی ہیں۔ اس میں مقبوضہ کشمیر میں ہونے والے مظالم' حریت پسندوں کی کوششوں کے مختلف پہلوؤں پر کہانیوں اور واقعات کی صورت میں روشنی ڈالی گئی ہے' جناب ظہور الدین بٹ کی یہ کاوش قابل داد ہے۔ کہانیوں کا انداز سادہ ہے' ہر کہانی واقعے کے انداز میں شروع ہوتی ہے مگر ان میں رسمی اور روایتی افسانے کا سا اتار چڑھاؤ نہیں ہے' اسی طرح واقعاتی ترتیب' کلا ئمکس اور ڈرامائی تغیر جیسے عناصر بھی آپ کو نہیں ملیں گے۔ البتہ یہاں کشمیر کے گھر گھر میں شب و روز رونما ہونے والی داستاں کو قلم بند کیا گیا ہے۔